ایسے واقعات کی روک تھام کے لیے شریعت کے اقدامات:

{1} کتے کے جھوٹے کو پاک کرنے کا خاص طریقہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''إذا شرب الكلب في إناء أحدكم فليغسله سبعاً '' [بخاری الوضوء باب الماء الذی يغسل به شعر الانسان] ''أولاهن بالتراب'' [مسلم، الطهارة باب حكم ولوغ الكلب عن أبی هريرة] ''جب کتا تمہارے برتن میں منہ ڈالے تو اسے سات دفعہ دھویا کرو، پہلی دفعہ مٹی سے مانجھ لو''

{2} کتوں کے قتل کا حکم: رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو قتل کر دینے کا حکم دیا اور کتا پالنے والوں کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا: ''ما بالهم و بال الكلاب؟!'' ''یعنی انہیں کتوں سے کیا غرض ہے؟! (کیوں پالتے ہیں؟!) پھر آپ ﷺ نے شکار اور ریوڑ کی ضرورت کے کتوں کی اجازت دی۔ [مسلم، الطهارة ح:٥٣ عن ابن المغفل ١٨٣/٣]

{3} پالنے والوں پر جرمانہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''من اقتنى كلبا إلا كلب ماشية أو ضار نقص من أجره كل يوم قيراطان'' [بخاری الذبائح باب ٦ ح:٥٤٨٠، ٥٤٨١ ٥٢٣/٩، مسلم مساقاة ح:٥٠، ٥١ عن ابن عمر ٢٣٧/١٠] ''جس نے ریوڑ کی رکھوالی یا شکار کی ضرورت کے علاوہ کتا پالا، اس کے اجر وثواب میں سے روزانہ دو، دو قیراط کم کیے جاتے ہیں۔'' ایک روایت میں باغ کیلئے محافظ کتا بھی پالنے کی اجازت ہے، اس میں ایک ایک قیراط کا ذکر ہے۔ [بخاری، الحرث، باب ٣ اقتناء الكلب للحرث ح:٢٣٢٢ ٥/٨، مسلم مساقاة ح:٥٧، ٥٨ عن أبی هر ٢٤٠/١٠] ''قیراط'' وزن کے لحاظ سے درہم کا بارہواں حصہ (248 ملی گرام) ہے لیکن روز قیامت نامہ اعمال کے وزن میں یہ ''قیراط'' ایک بڑے پہاڑ کی طرح ہوگا۔ [بخاری الجنائز باب ٥٨ ح:١٣٢٥ ٢٣٣/٦، مسلم جنائز ح:٥٣ ١٣/٧]

{4} فرشتوں کی نفرت: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة تماثيل'' [بخاری بدء الخلق باب ٧ ح:٣٢٢٥، ٣٢٢٧ ٣٥٩/٦، ٣٦٠، مسلم لباس ح:٨٣ عن أبی طلحة وابن عمر ٨٤/١٤] ''جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں (رحمت کے) فرشتے نہیں آتے'' اور فرمایا: ''لا تصحب الملائكة رفقة فيها كلب ولا جرس'' [مسلم لباس ح:١٠٢ عن أبی هر ٩٤/١٤] ''(رحمت کے) فرشتے ایسے قافلے کے ساتھ نہیں رہتے جس میں کتا یا گھنٹی ہو''

تنبیه: یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ پالتو کتے بلی وغیرہ اپنی مخصوص جگہ پر ہی پیشاب کرتے ہیں جبکہ جنگلی جانور بدتمیز ہوتے ہیں اور ہر جگہ غلاظت پھیلاتے ہیں۔ شریعت نے نہ صرف بدتمیز جنگلی کتوں کے قتل عام کا حکم صادر کیا، بلکہ پالتو کتوں میں سے بھی صرف مفید اور ضروری اقسام کی اجازت دی تاکہ نہ صرف مسجد بلکہ ہر گھر اور گلی محلے بھی ان کی نجاست سے محفوظ رہیں۔

❁❁❁❁❁

کیا اسلام بزورِ شمشیر پھیلا ہے؟

ڈاکٹر ذاکر نائیک۔انڈیا

سوال:۔اسلام کو امن وسلامتی کا مذہب کیسے کہا جا سکتا ہے جبکہ یہ تلوار کے زور سے پھیلا؟

اسلام لفظ "سلام" سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے سلامتی اور امن۔اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ اپنے آپ کو اللہ کی رضا کے سامنے جھکا دیا جائے۔پس اسلام سلامتی اور امن کا مذہب ہے جو اپنے آپ کو اللہ کی مرضی کے آگے جھکا دینے کی بدولت حاصل ہوتا ہے۔

دنیا کا ہر انسان امن اور ہم آہنگی قائم رکھنے کے حق میں نہیں۔بہت سے لوگ ہوتے ہیں جو اپنے مفادات کے لیے امن وامان کو خراب کرتے ہیں۔لہذا بعض اوقات امن قائم رکھنے کیلئے طاقت کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ جرائم کے سدباب کیلئے پولیس کا نظام قائم کیا گیا ہے۔جو مجرموں اور سماج دشمن عناصر کے خلاف طاقت استعمال کرتی ہے تاکہ ملک میں امن وامان قائم رہے۔اسلام امن کا خواہاں ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اپنے ماننے والوں کو ظلم اور تشدد کے خلاف لڑنے کا حکم دیتا ہے۔بعض اوقات ظلم سے لڑنے اور اسے ختم کرنے کیلئے طاقت کی ضرورت ہوتی ہے۔اسلام میں طاقت کا استعمال صرف امن کے فروغ اور عدل کے قیام کے لیے ہے اور اسلام کا یہ پہلو بالخصوص خلفائے راشدین کے عہد سے خوب آشکار ہوتا ہے۔

اس غلط نظریے کا جواب کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے،ایک انگریز مؤرخ ڈی لیسی اولیری نے اپنی کتاب "Islam at the cross Road" (صفحہ 8) میں بہترین انداز میں دیا ہے۔تاریخ بہرحال یہ حقیقت واضح کر دیتی ہے کہ مسلمانوں سے متعلق وہ قصے کہانیاں کہ اسلام تلوار کے زور پر پھیلا اور اس کے ذریعے جنونی مسلمان دنیا پر چھا گئے سب نامعقول و مضحکہ خیز افسانے ہیں جنہیں مؤرخین نے بار بار دہرایا ہے۔

مسلمانوں نے اسپین میں تقریباً 800 سال حکومت کی اور وہاں لوگوں کو مسلمان کرنے کیلئے کبھی تلوار نہیں اٹھائی۔بعد میں صلیبی عیسائی برسر اقتدار آئے تو انہوں نے وہاں مسلمانوں کا صفایا کر دیا اور پھر اسپین میں ایک بھی مسلمان ایسا نہ تھا جو آزادی سے "اذان" دے سکے۔مسلمان دنیائے عرب پر 1400 سال سے حکمران ہیں اس کے باوجود آج تک 14 ملین یعنی ایک کروڑ چالیس لاکھ عرب ایسے ہیں جو نسلوں سے عیسائی ہیں جیسے مصر کے قبطی عیسائی۔اگر اسلام تلوار یا طاقت کے زور پر پھیلا ہوتا تو عرب میں ایک بھی عیسائی نہ ہوتا۔ہندوستان میں مسلمانوں نے تقریباً ایک ہزار سال حکومت کی اگر وہ چاہتے تو بذریعہ طاقت ہندوستان کے ہر غیر مسلم کو مسلمان کر لیتے۔آج بھارت کی 80 فیصد آبادی غیر مسلموں کی ہے۔یہ تمام غیر مسلم کیا اس بات کی زندہ شہادت نہیں ہیں کہ اسلام تلوار سے نہیں پھیلا۔